Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near
Kahna Nou
Lahore Pakistan

دار الافتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
۲۳ کلومیٹر فیروزپور روڈ نزد کاہنہ نو، لاہور پاکستان
۰۳۳۲-۸۲۹۱۲۲۱ ، ۰۴۲-۳۵۲۷۲۲۷۰

حوالہ نمبر:	فتوی نمبر: ۸۶/۵	سائل: عاطف ابراہیم	مجیب: محمد طارق محمود
مفتی: مفتی محمد نوید خان صاحب	مفتی:		
کتاب: کتاب العلم	باب:	تاریخ ہجری: ۶/۱/۱۴۴۵ھ	تاریخ عیسوی: ۲۵/۷/۲۰۲۳ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ دینی علوم حاصل کرنا بذات خود بھی اللہ تعالی کی رضا کا ذریعہ ہے یا جب تک عمل میں نہ آئیں تب تک ان کے حصول پر کچھ اجر نہیں؟

سائل: عاطف ابراہیم، لاہور

الجواب باسم ملهم الصواب

واضح ہو کہ اخلاص کے ساتھ علم دین حاصل کرنا بذات خود بہت بڑی نیکی اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ حتی کہ علمی مشغلہ اختیار کرنا نفلی عبادت میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔ البتہ اگر کوئی علم پر عمل نہ کرے تو عملی کوتاہی کا وبال اپنی جگہ ہے۔ دینی علوم میں تفسیر، حدیث، فقہ اور انکے معاون فنون شامل ہیں۔ اور اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ علم حاصل کرنے کا مقصد اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنا ہو صرف۔ اس کے علاوہ کسی چیز کی اس مقصد میں آمیزش نہ ہونے دی جائے۔ مثلا مال، نام وغیرہ کچھ مطلوب نہ ہو۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جو علم (دین) حاصل کرنے کے راستے پر چلے اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: جو علم (دین) حاصل کرنے نکلا تو وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وہ علم سیکھا جس سے اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے (یعنی علم دین)، وہ اسے صرف دنیاوی سازوسامان حاصل کرنے کے لیے سیکھ رہا ہے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی سے اس کے علم کے بارے میں بھی سؤال ہو گا کہ اس پر کتنا عمل کیا؟ یہاں تک سؤال کا جواب تو ہو گیا۔ آگے ایک بات اضافی فائدے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔

علم دین کی ایک صورت ہے، اور ایک حقیقت ہے۔ صورت تو ظاہر ہے۔ اور حقیقت کے معنی ہیں دین کی صحیح سمجھ۔ اور یہ حقیقت حاصل کرنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ تقوی اور ادب اختیار کیا جائے۔

فضل طلب العلم

قال الله سبحانه وتعالى : وقل رب زدني علما . (طه : ١١٤)

وقال في شرف العلم لنبيه ﷺ: "وقل رب زدني علما" فلو كان شي أشرف من العلم لأمر الله تعالى نبيه ﷺ أن يسأله المزيد منه كما أمر أن يستزيده من العلم. (تفسير القرطبي : ٤/١٤)

سنن الترمذي : ٢٦٤٦/شاكر ، أبواب العلم ، باب فضل طلب العلم

عن أبي هريرة ﷺ ، قال: قال رسول الله ﷺ : «من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا إلى الجنة» : «هذا حديث حسن»

سنن الترمذي : ٢٦٤٧/شاكر ، أبواب العلم ، باب فضل طلب العلم

عن أنس بن مالك ﷺ ، قال: قال رسول الله ﷺ: «من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع» : «هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم فلم يرفعه»

وأخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة وقال : إسناده حسن : رقم : ٢١١٩ ، ٢١٢٠

سنن ابن ماجة : ٧٩/١ ، ٢١٩/فؤاد

عن أبي ذر، قال: قال لي رسول الله ﷺ: « يا أبا ذر، لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله، خير لك من أن تصلي مائة ركعة، ولأن تغدو فتعلم بابا من العلم، عمل به أو لم يعمل، خير من أن تصلي ألف ركعة»

قال المنذري : رواه ابن ماجه بإسناد حسن . الترغيب والترهيب : ٥٤/١ ، ١١٦

قال البوصيري : هذا إسناد ضعيف لضعف علي بن زيد وعبد الله بن زياد وله شاهد في جامع الترمذي من حديث ابن عباس وقال غريب وآخر عنده من حديث أبي أمامة وقال حسن غريب . مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة : ٢٩/١ ، ٣٠

حیاۃ المسلمین: ص ۷۸، روح دوم، علم دین سیکھنے اور سیکھانے کی فضیلت

بعض لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب عمل نہ ہو سکا تو پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ؟ یہ غلطی ہے۔ دیکھو اس میں صاف فرمادیا ہے کہ خواہ عمل ہو یا نہ، دونوں حالتوں میں یہ فضیلت حاصل ہوگی۔ اس کی تین وجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو گمراہی سے تو بچ گیا۔ یہ بھی بڑی دولت ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو ان شاء اللہ کبھی تو عمل کی بھی توفیق ہو جائے گی۔ تیسری وجہ یہ کہ کسی اور کو بھی بتلادے گا۔ یہ بھی ضرورت اور ثواب کی بات ہے۔

جامع بيان العلم : ١١٨/١ ، ١٠٨ ، باب تفضيل العلم على العبادة .

إسحاق بن منصور قال: قلت لأحمد بن حنبل: قوله «تذاكر العلم بعض ليلة أحب إلي من إحيائها» أي علم أراد؟ قال: " هو العلم الذي ينتفع به الناس في أمر دينهم، قلت: في الوضوء، والصلاة، والصوم، والحج، والطلاق " ونحو هذا؟ قال: نعم قال إسحاق بن منصور: وقال إسحاق بن راهويه: هو كما قال أحمد . قال محقق الكتاب أبو الأشبال الزهيري : إسناده صحيح

جامع بيان العلم : ١١٩/١ ، ١١٠ ، باب تفضيل العلم على العبادة

عن الزهري قال: «ما عبد الله بمثل الفقه» . قال الزهيري : إسناده صحيح.

جامع بيان العلم : ١٢٣/١ ، ١١٨ ، باب تفضيل العلم على العبادة

الربيع بن سليمان يقول: سمعت الشافعي يقول: «طلب العلم أفضل من الصلاة النافلة» . .

قال الزهيري : إسناده صحيح

وبوب البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى : ص ٣٠٢ : باب فضل العلم خير من فضل العبادة

المجموع للنووي : ٢١/١

والحاصل إنهم متفقون على أن الاشتغال بالعلم أفضل من الاشتغال بنوافل الصوم والصلاة والتسبيح ونحو ذلك من نوافل عبادات البدن .

فيض الباري : ٢٤٠/١

ولا ننكر فضل العلم فإن مالكا وأبا حنيفة رحمهما الله تعالى ذهبا إلى أن الاشتغال بالعلم خير من الاشتغال بالنوافل .

امداد الاحکام: ۲۱۸/۱

یہ جو مشہور ہے کہ علم بلا عمل مضر ہے صحیح نہیں، بلکہ اس حالت میں بھی علم نافع ہے، کیونکہ اس سے توبہ واستغفار کی ہدایت ہوتی ہے، اور یہ بھی عمل کا ایک درجہ ہے۔

الإخلاص في الطلب

سنن أبي داود : ۳۲۳/۳ ، ۳٦٦٤ /محي الدين ، باب في طلب العلم لغير الله تعالى

عن أبي هريرة ﷺ ، قال: قال رسول الله ﷺ: «من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله عز وجل لا يتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا، لم يجد عرف الجنة يوم القيامة» يعني ريحها .

سكت عنه أبو داود وقال المنذري : رواه أبو داود وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح على شرط البخاري ومسلم . الترغيب والترهيب : ٦٥/١ ، ٦٦

صحيح مسلم : ١٩٠٥/فؤاد

قال النبي ﷺ : ورجل تعلم العلم، وعلمه وقرأ القرآن، فأتي به فعرفه نعمه فعرفها، قال: فما عملت فيها؟ قال: تعلمت العلم، وعلمته وقرأت فيك القرآن، قال: كذبت، ولكنك تعلمت العلم ليقال: عالم، وقرأت القرآن ليقال: هو قارئ، فقد قيل، ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار . مختصر

الدر المختار مع رد المحتار : ٤٠٧/٦ ، ٤٠٨

(رجل تعلم علم الصلاة أو نحوه ليعلم الناس وآخر ليعمل به فالأول أفضل) لأنه متعد وروي «مذاكرة العلم ساعة خير من إحياء ليلة»

وفي البزازية: طلب العلم والفقه إذا صحت النية أفضل من جميع أعمال البر وكذا الاشتغال بزيادة العلم إذا صحت النية، لأنه أعم نفعا، لكن بشرط أن لا يدخل النقصان في فرائضه، وصحة النية أن يقصد بها وجه الله تعالى لا طلب المال والجاه ولو أراد الخروج من الجهل ومنفعة الخلق وإحياء العلم فقيل تصح نيته أيضا .

البلاغ: ۹۰۶/۲، خصوصی اشاعت

(حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے) ایک مرتبہ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں اپنی اسی (۸۰) سالہ زندگی کا نچوڑ اور حاصل آپ کو بتلاتا ہوں۔ اس کو توجہ سے سنو! یہ خلاصہ ساری دنیا دیکھ کر اور دنیاداروں اور دین داروں کا تجربہ کرکے اور زندگی کے تمام اتار چڑھاؤ دیکھ کر بیان کر رہا ہوں۔ وہ یہ ہے

کہ آپ جس کام میں لگے ہیں اگر یہ خلوص کے ساتھ محض حق تعالیٰ شانہ کی رضا کے لیے ہے تب تو یہ ایسا عظیم الشان کام ہے کہ دین کا کوئی کام اس کے برابر نہیں۔ یہ سب سے بہتر اور افضل ہے۔ اور اگر خدانخواستہ مقصود اس سے رضائے الٰہی نہیں، دنیا کمانا پیش نظر ہے جیسا کہ آجکل یہ کام صرف ایک پیشہ بن کر رہ گیا ہے تو میرے عزیز و پھر دنیا میں اس سے بدتر کوئی کام نہیں العیاذ باللہ۔

عقاب ترك العمل

سنن الترمذي : ٤/٦١٢ ، ٢٤١٧/شاكر

عن أبي برزة الأسلمي، قال: قال رسول الله ﷺ: «لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن عمره فيما أفناه، وعن علمه فيم فعل، وعن ماله من أين اكتسبه وفيم أنفقه، وعن جسمه فيم أبلاه» هذا حديث حسن صحيح .

صحيح مسلم : ٢٩٨٩/فؤاد

قال النبي ﷺ : يؤتى بالرجل يوم القيامة، فيلقى في النار، فتندلق أقتاب بطنه، فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى، فيجتمع إليه أهل النار، فيقولون: يا فلان ما لك؟ ألم تكن تأمر بالمعروف، وتنهى عن المنكر؟ فيقول: بلى، قد كنت آمر بالمعروف ولا آتيه، وأنهى عن المنكر وآتيه . مختصر

مسند أحمد : ١٢٢١١/أرنؤوط

عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: " مررت ليلة أسري بي على قوم تقرض شفاههم بمقاريض من نار. قال: قلت من هؤلاء؟ قالوا: خطباء من أهل الدنيا ممن كانوا يأمرون الناس بالبر، وينسون أنفسهم، وهم يتلون الكتاب، أفلا يعقلون . صححه محققوا المسند .

العلم هو الشرعي ومداره على التفسير والحديث والفقه

عمدة القاري : ٢/٤٢

أي ليس العلم المعتد إلا المأخوذ عن الأنبياء، عليهم الصلاة والسلام، على سبيل التعلم والتعليم، فيفهم منه أن العلم لا يطلق إلا على علم الشريعة، ولهذا لو أوصى رجل للعلماء لا ينصرف إلا على أصحاب الحديث والتفسير والفقه.

رد المحتار : ٦/٤٠٨

ومرادهم بالعلم العلم الشرعي، وما ينتفع به فيه .

فتح الباري : ١٤١/١

والمراد بالعلم العلم الشرعي الذي يفيد معرفة ما يجب على المكلف من أمر دينه في عباداته ومعاملاته والعلم بالله وصفاته وما يجب له من القيام بأمره وتنزيهه عن النقائص ومدار ذلك على التفسير والحديث والفقه .

التيسير للمناوي : ٢٠٤/١

والمراد بالعلماء هنا وفيما مر العلماء بعلوم الشرع .

جلاء القلوب: ص ۵۰، ۵۲، حضرت تھانوی

جو لوگ علم کی فضیلتوں کے ضمن میں علوم دنیا کو ٹھونستے ہیں مجھے اس پر سخت حیرت ہوتی ہے۔ خدارا مسلمانو! اس اصطلاح کو بدلو۔ علوم دنیا کو علم مت کہو، فن کہو، پیشہ کہو، حرفت کہو، مگر علم مت کہو۔ بلکہ جہاں کہیں قرآن وحدیث میں علم کا لفظ آوے اس سے مراد یہ علوم دنیا ہرگز نہ لو۔۔۔۔ ان علوم دنیویہ کے متعلق شریعت کا حکم یہ ہے کہ نہ یہ منع ہیں اور نہ کچھ فضیلت کی چیزیں۔ ہاں ان کے لیے بھی شریعت کے احکام ہیں اور قیود ہیں جو اپنے اپنے موقع پر مذکور ہیں۔

حقيقة العلم الفهم الصحيح في الدين

قال الله سبحانه وتعالى :

فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون (التوبة : ١٢٢)

صحيح البخاري : ٢٥/١ ، ٧١/فؤاد ، كتاب العلم ، باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

قال النبي ﷺ : من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين . مختصر .

صحيح البخاري : ٤١/١ ، ١٤٣/فؤاد

وقال ﷺ : اللهم فقهه في الدين . مختصر .

بيان فضل علم السلف على علم الخلف : ص٥٨ ، معنى العلم

قال ابن رجب رحمه الله : وقد فتن كثير من المتأخرين بهذا فظنوا أن من كثر كلامه وجداله وخصامه في مسائل الدين فهو أعلم ممن ليس كذلك. وهذا جهل محض. وانظر إلى أكابر الصحابة وعلمائهم كأبي بكر وعمر وعلي ومعاذ وابن مسعود وزيد بن ثابت كيف كانوا. كلامهم أقل من كلام ابن عباس وهم أعلم منه وكذلك كلام التابعين أكثر من كلام الصحابة

والصحابة أعلم منهم وكذلك تابعوا التابعين كلامهم أكثر من كلام التابعين والتابعون أعلم منهم. فليس العلم بكثرة الرواية ولا بكثرة المقال ولكنه نور يقذف في القلب يفهم به العبد الحق ويميز به بينه وبين الباطل ويعبر عن ذلك بعبارات وجيزة محصلة للمقاصد. وقد كان النبي صلى الله عليه وسلم أوتي جوامع الكلم واختصر له الكلام اختصاراً .

خطبات حکیم الامت : ۲/۱۹۷ – ۲۰۰

حقیقت میں علم وہ ہے جو تقوی سے بڑھتا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ تقوی سے صورت علم میں تو زیادت نہیں ہوتی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ تقوی سے مدارک اور بیضاوی ختم ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ وہ کوئی اور چیز ہے جو صورت علم کے علاوہ ہے جو تقوی ہی سے بڑھتی ہے، کتابوں سے حاصل نہیں ہوتی۔۔۔۔اب رہا یہ کہ وہ حقیقت علم ہے کیا چیز ؟اسکی تعیین کرنا چاہیے ! تو جن لوگوں کی نظر حدیثوں پر ہے وہ اس کو جانتے ہیں۔۔۔۔(عن أبي جحيفة ﷺ، قال: قلت لعلي ﷺ: هل عندكم شيء من الوحي إلا ما في كتاب الله؟ قال: «لا والذي فلق الحبة، وبرأ النسمة، ما أعلمه إلا فهما يعطيه الله رجلا في القرآن، وما في هذه الصحيفة» . صحيح البخاري : ۳۰۴۷/فؤاد) حاصل جواب کا یہ تھا کہ جو علوم مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان کا منشا یہ نہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے کچھ خاص علوم دوسرے مسلمانوں سے الگ بتلائے ہیں، بلکہ اس کا منشا خاص فہم ہے جو حق تعالی نے قرآن یعنی دین میں مجھے عطا فرمائی ہے۔ یہی ہے حقیقت علم جو تقوی سے حاصل ہوتی ہے اور یہی ہے وہ فقہ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔۔۔۔۔ یہ علم حقیقی کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ کتابی علم تو جس کا حافظہ قوی ہو گا اس کو زیادہ یاد رہے گا۔ ایک فاسق فاجر کو بڑے سے بڑے متقی سے زیادہ قرآن حفظ ہو سکتا ہے، بلکہ کافر کو بھی ممکن ہے کہ ہم سے زیادہ مسائل واحادیث یاد ہو جائیں۔۔۔۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے مجتہدین مجتہد ہوئے ہیں، ورنہ وسعت نظر اور کثرت معلومات میں تو ممکن ہے کہ بعض مقلدین مجتہدین سے بڑھے ہوئے ہوں۔۔۔۔ بس اس سے زیادہ پتہ میں اس حقیقت کا نہیں بتلا سکتا۔ ظاہر میں تو چھوٹا سا لفظ ہے فہما اوتیہ الرجل فی القرآن مگر یہ کہ وہ فہم کیا چیز ہے اور کس درجہ کی ہوتی ہے اس کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں۔ بس اس کا طریقہ یہی ہے کہ تقوی اختیار کر کے دیکھ لو۔ الفاظ سے کمالات حقیقیہ کی تعبیر نہیں ہو سکتی

۔

خطبات حکیم الامت: ۲۵/۳۹۴،۳۹۵

جو حقیقت ہے علم کی کہ احکام کو صحیح صحیح سمجھ جائیں، میں بقسم کہتا ہوں کہ بدوں تقوی کے نصیب نہیں ہوتا ۔ آپ دیکھ لیجیے کہ اگر دو آدمی ہم عمر ہوں اور ایک استاد سے انھوں نے پڑھا ہو اور فہم وحافظے میں بھی برابر ہوں لیکن فرق یہ ہو کہ ایک متقی ہو اور ایک نہ ہو تو متقی کے علم میں جو برکت اور نور ہوگا اور جیسا فہم اس کا صحیح ہوگا اور جیسے حقائق حقہ اس کے ذہن میں آئیں گے وہ بات غیر متقی میں ہوگز نہ ہوگی ۔ اگرچہ اصطلاحی عالم ہے اور کتابیں بھی پڑھا سکتا ہے، مگر خالی اس سے ہوتا کیا ہے؟ ---اب بھی جس طالب علم کا جی چاہے تجربہ کر کے دیکھ لے کہ کیسے کیسے علوم حاصل ہوتے ہیں۔

ملفوظات حکیم الامت:۵/۳۶۵

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بہت بڑے شیخ ہیں ظاہر کے بھی اور باطن کے بھی، حالانکہ ہر فن کی صرف ایک ایک کتاب پڑھی اور باوجود اس کے ہر فن سے کامل مناسبت تھی ۔ بات یہ ہے کہ نور فہم تقوے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو مختصر درس بھی کافی ہو جاتا ہے- ....واللہ سبحانہ وتعالی أعلم

الجواب صحیح
بندہ محمد [illegible]

محمد نوید خان عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر، لاہور

دار الافتاء ... فتوی نمبر ۸۶/۵ ... جامعہ عبد اللہ بن عمر ...

محمد طارق محمود عفی عنہ
طارق محمود عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر لاہور
۶ محرم ۱۴۴۵ھ / ۲۵ جولائی ۲۰۲۳ء